REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

خطبہ نمبر ۳۲

یوم جمعہ

۹ جمادی الاول ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۱ر

جلد ۴۷/۱۲ | ۲۱ نبوت ۱۳۳۷ ہش | ۲۱ نومبر ۱۹۵۸ء | نمبر ۲۶۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۰ نومبر۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت پچھلے دنوں درد نقرس کی وجہ سے ناساز رہی ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؏

مشرقی پاکستان میں مارشل لا کے تحت سرسری سماعت کی عدالتیں پھر قائم کی جا رہی ہیں

حکومت سمگلنگ کے مکمل استیصال کا تہیہ کر چکی ہے۔

ڈھاکہ ۲۰ نومبر۔ یہاں حکومت کی طرف سے ایک سرکاری اعلان جاری کیا گیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ سمگلروں اور ان کی امداد کرنے والوں کے خلاف مارشل لا کے حکام پوری سرگرمی سے کارروائی جاری رکھیں گے۔ اور کسی حال میں بھی سمگلنگ کو پنپنے نہیں دینگے۔ اعلان میں واضح کیا گیا ہے کہ حکومت کو ایسی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ بعض لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ کہ مارشل لا ختم ہوگیا ہے۔ یہ اسی غلط فہمی کے زیر اثر وہ سمگلنگ کا کاروبار دوبارہ شروع کرنا چاہتے ہیں۔ لہذا سمگلنگ کی موثر روک تھام کے لئے حکومت نے سرحدی علاقوں میں سرسری سماعت کی عدالتیں دوبارہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اسی طرح دیگر شعبوں میں رشوت ستانی اور بد دیانتی کا قلع قمع کرنے کے لئے ہر ضلع میں بھی سرسری سماعت کے لئے ایک عدالت قائم کی جائے گی۔

اعلان میں یاد دلایا گیا ہے کہ صوبائی گورنر نے اپنی ایک تقریر میں پہلے ہی واضح کر دیا تھا۔ کہ بد عنوانیوں اور سمگلنگ کی روک تھام کے لئے مارشل لا کے قواعد کے تحت کارروائی جاری رہے گی اور ان سماج دشمن سرگرمیوں کے پنپنے کی کسی حال میں بھی اجازت نہیں دی جائے گی ؏

برطانیہ سے سوڈان کیلئے اسلحہ

لنڈن ۲۰ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ نے سوڈان کے سابق وزیر اعظم مسٹر ابراہیم خلیل سے اسلحہ مہیا کرنے کا جو وعدہ کیا تھا۔ اس کا ایفا کیا جائے گا۔

دنیا میں اسلام کا غلبہ صرف احمدیت کے ذریعہ ہی مقدر ہے

ایک دعوت عصرانہ میں ماریشس سے آئے ہوئے احمدی بھائی کی تقریر

ربوہ ۱۹ نومبر۔ آج تیسرے پہر وکالت تبشیر کی طرف سے ماریشس سے تشریف لانے والے احمدی بھائی مکرم ہاشم خاں مخدوم صاحب کے اعزاز میں ایک دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا گیا جس میں متعدد بزرگان سلسلہ و مبلغین کرام نے شرکت فرمائی صدارت کے فرائض محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے نے سرانجام دیئے۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم ب رشید احمد صاحب نائب وکیل التبشیر نے ایڈریس پیش کی۔ جس میں آپ نے معزز مہمان کا خیر مقدم کرتے ہوئے یہ بتایا کہ آپ کے یہاں آنے سے بھی اللہ تعالیٰ کا وہ وعدہ پورا ہوا ہے جس میں اس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دور دراز سے سعید روحوں کے آنے کی بشارت دی تھی ؏

محترم مخدوم صاحب نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے اپنی اس خوش قسمتی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ کہ اس نے قادیان اور ربوہ آنے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہونے کی انہیں توفیق بخشی۔

آپ نے مرکز سلسلہ کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا مجھے یہاں نور ہی نور نظر آیا ہے۔ روحانی علوم کا ایک دریا ہے جو ربوہ کی مقدس سرزمین میں بہ رہا ہے۔ یہاں آ کر میرا دل پہلے سے بھی زیادہ اس یقین اور ایمان سے لبریز ہوگیا ہے۔ کہ آج صرف احمدیت ہی کے ذریعہ دنیا میں اسلام کو غالب کیا جا سکتا ہے۔ اور انشاء اللہ ایسا ہو کر رہے گا۔

آپ نے قبول احمدیت کے حالات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ میں پہلے احمدیت کا شدید مخالف تھا۔ حتی کہ بہت سے احمدیوں کو محض قبول احمدیت کی بنا پر میرے ہاتھوں تکالیف اور مصائب کا نشانہ بننا پڑا۔ لیکن بالآخر اللہ تعالیٰ نے مجھے قبول احمدیت کی سعادت بخشی۔ اور میں ۱۹۳۴ء میں حضرت حافظ جمال احمد صاحب مرحوم و مغفور مبلغ سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ داخل سلسلہ ہوا۔

آپ نے ماریشس کی جماعت کے حالات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ وہاں کے احمدی احباب ایمان اخلاص اور قربانی میں ترقی کر رہے ہیں۔ چندہ تحریک جدید میں نہ صرف بڑوں نے بلکہ کئی بچوں نے بھی ذوق و شوق سے حصہ لیا ہے۔ احمدی نوجوان بھی مجلس خدام الاحمدیہ کی تنظیم کے ذریعہ دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

آپ نے مشرقی افریقہ کے دورے کے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے وہاں کی احمدی جماعتوں بالخصوص جماعت کمپالہ کے اخلاص کی بھی بہت تعریف کی۔ آپ کی تقریر کے بعد محترم صاحب صدر نے مختصر الفاظ میں دعا کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور معزز مہمان اور جماعت ماریشس کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔ بالآخر دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی ؏

کیموئے پر کمیونسٹوں کی گولہ باری

تائپے ۲۰ نومبر۔ کمیونسٹ چین کے ساحلی توپ خانہ سے کل پھر کیموئے پر گولہ باری کی گئی۔ تاہم پانچ گھنٹے کی گولہ باری کے دوران صرف ستائیس گولے برسائے گئے۔ ۲۳ اگست سے کیموئے پر کمیونسٹ گولہ باری شروع ہونے کے بعد یہ سب سے ہلکی کارروائی ہے ؏

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۵۸ء

اسلام اور مغربی نظریات

اس وقت کرۂ ارضی کا ایک بہت بڑا حصہ مسلمانوں کے قبضہ میں ہے۔ روس سے لے کر انڈونیشیا تک شمالاً جنوباً اور مراکش سے لے کر چین تک شرقاً غرباً تمام عظیم علاقہ پر مسلمان آباد ہیں ان میں سے بہت سے ممالک بلکہ کہنا چاہیئے تمام ممالک تقریباً قانونی طور پر آزاد ہیں۔ اس کے باوجود اقتصادی اور تہذیبی لحاظ سے یہ تمام ممالک کم و بیش یورپین اقوام کے زیر اثر ہیں۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ یورپین دو نمایاں بلاکوں روسی بلاک اور امریکی برطانوی بلاک کے درمیان یہ کشمکش جاری ہے کہ اسلام کا یہ وسیع علاقہ کس بلاک کے زیر اثر رہنا چاہیئے۔

روسی اور امریکی برطانوی بلاک اپنے نظریاتی اختلافات کی بناء پر اپنی اپنی جگہ یہ اعتماد رکھتے ہیں کہ وہ اسلامی منطقہ کو اپنے ڈھب پر لے آئے گا۔ اور اس طرح مخالف بلاک کے خلاف ایک مستحکم محاذ قائم کر سکے گا۔ چنانچہ روس اور امریکہ جو ان دونوں متخالف بلاکوں کے رنگ لیڈر ہیں۔ اپنے اپنے مقاصد کے پیش نظر مشرق اوسط کے اسلامی ممالک کے ساتھ رسوخ بڑھانے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ اسی مسئلہ پر ڈاکٹر رچرڈ این فرائی ہارورڈ یونیورسٹی (امریکہ) کے ایک فاضلانہ مضمون کا ترجمہ "جدید تصورات اور مشرقی اقدار کی طرف سے اسلامی معاشرے کو دعوت مبارزت" کے زیر عنوان جو الندوۃ العالمیۃ الاسلامیۃ نے شائع کیا ہے ہفت روزہ "لاہور" لاہور میں شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں فاضل مضمون نگار نے امریکی بلاک والوں کی توجہ اس طرف دلائی ہے کہ مشرق اوسط کے اسلامی ممالک اپنی خاص ثقافت کے مالک ہیں۔ جس کو وہ قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ اور مغرب سے وہ صرف ایسی مدد لینا چاہتے ہیں۔ جو انہیں اقتصادی اور صنعتی لحاظ سے مغربی ممالک کے برابر کر دے۔

فاضل مضمون نگار نے اس نقطۂ نظر سے ان تعلقات کا جو روس اور امریکہ ان ممالک سے پیدا کر رہے ہیں بلحاظ ان کی کامیابی کے موازنہ کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ موجودہ حالات میں روس امریکہ سے بڑھ کر کیوں کامیاب ہو رہا ہے۔ چنانچہ وہ مختلف اسلامی ممالک ترکی۔ ایران اور عربستان کے مغربی اثرات کے تحت ذہنی ردعمل کا تجزیہ کرنے کے بعد لکھتا ہے۔

"یہی وہ چیز ہے جو تمام اہل مشرق کا مقصد بن چکی ہے۔ یعنی ایک طرف تو صنعتی ترقی کے میدان میں مغرب کے ہم پایہ ہو جائیں اور دوسری طرف اپنی مقامی ثقافت کو باقی و قائم رکھیں اول الذکر مقصد کے حصول کے لئے انہیں خارجی امداد درکار ہے اور موجودہ حالات کے پیش نظر روسی ہی ان کی زیادہ سے زیادہ مدد کر سکتے ہیں۔

سوویت پراپیگنڈے کی کامیابی کا اندازہ ان دوروں سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو مصر شام اور مشرق اوسط کے دیگر ممالک کے وفود نے سوویت وسط ایشیا میں کئے ہیں۔ اگرچہ ریاست ہائے جمہوریہ اشتراکیہ روس میں مشرقی سیاحوں کے لئے تاشقند اور وسط ایشیا کے کئی دوسرے شہروں کو قابل دید مقامات کی حیثیت حاصل ہے گو اہل مغرب شائد ان میں سے کسی مقام کی سیر کو لابدی قرار نہ دیں۔ سیاح یہاں پہنچ کر مقامی لباس دیکھتا ہے۔ ریڈیو اور مدارس میں مقامی زبانیں سنتا ہے۔ کھلی مساجد میں جا سکتا ہے۔ قصہ مختصر وہ یہ دیکھتا ہے۔ کہ یہاں مقامی ثقافت کو اپنی بقا کے لئے عملی ضمانت حاصل ہے۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ اسے رقابی کی عظیم الشان مشینوں ٹریکٹر کے کارخانوں ہسپتالوں اور اسی قسم کے دوسرے اداروں کی سیر کرائی جاتی اور راہنما سیاح کو بتاتا ہے کہ ثقافتی خود اختیاری اور بھاری مشینوں کی صنعتیں ہی وہ مثالی لائحہ عمل ہے۔ جسے اختیار کرنا چاہیئے۔ یہ درست ہے کہ اس سلسلے میں چند انفرادی قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ لیکن ذرا اس کے نتیجے پر تو نظر ڈالئے۔ آپ کس تیزی سے اپنے ملک کو صنعتی ترقی سے ہمکنار کر کے مغرب کے دوش بدوش چل سکتے ہیں۔

اہل مشرق ان باتوں سے بے حد متاثر ہوتے ہیں۔ اور سوویت یونین کے گن گاتے اپنے وطن کو لوٹتے ہیں۔ یہ سب کچھ حقیقتاً ہو رہا ہے خیالی بات نہیں ہے"۔

اس طرح روسی کامیابی کا ذکر کر کے وہ امریکی طریق کی ناکامی کی وجوہ بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ

"سوویت حکومت مشرق کے سامنے ایک قابل تقلید نمونہ ہی پیش نہیں کرتی۔ اسکے ساتھ ساتھ وہ امریکی امداد کے منصوبوں اور کوششوں کا مضحکہ بھی اڑاتی ہے۔ نکتہ چہارم سے تو صرف چولہوں کے لئے لوہا مہیا ہو سکتا ہے۔ بھاری صنعتیں نہیں جن کی مشرق کو ضرورت ہے اشتراکی اس امر کی جانب توجہ دلاتے میں بھی پس و پیش سے کام نہیں لیتے۔ کہ مغربی ممالک کے بنکوں والے اور حکومتیں مشرق اوسط کی بھاری صنعتوں میں کبھی سرمایہ نہیں لگائیں گی۔ اور اس سلسلہ میں انہیں پروپیگنڈے کے جو امکانات نظر آتے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں۔ ظاہر ہے کہ مادی اعتبار سے مغرب کو بے انتہا مشکلات کا سامنا ہے۔

بالخصوص اس لئے بھی۔ کہ خیرات کے ذریعہ ان لوگوں کو پکا دوست نہیں بنایا جا سکتا جو نادار ہوں"۔

وہ مزید لکھتا ہے کہ

جہاں تک اس سے شائد زیادہ اہم مثالی سطح کا تعلق ہے۔ مغرب کی حالت اور بھی ابتر ہے اور اس کا سبب یہ ہے۔ کہ اشتراکیوں کے پاس ایک فلسفہ ہے ایک کشش اتصال ہے۔ اور ایک ایسی منصوبہ بندی ہے۔ جس کا مغرب میں فقدان نظر آتا ہے مشرق اوسط میں یورپی سامراج کی تلخ یادیں بھی ایک دوسرے کو سمجھنے کے سلسلے میں بڑی رکاوٹ ثابت ہو رہی ہیں۔ مگر اس مسئلے میں ایک دوسرے کو سمجھنا کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ حالانکہ اہل مغرب اہل مشرق کو سمجھنے کی ذرا بھی کوشش نہیں کرتے۔ آخری تجزیئے میں بھی کہا جا سکتا ہے کہ کامیابی کی واحد صورت باہمی اشتراک و اعتماد میں مضمر ہے۔ اور اس کی بنیاد چارلس ملک کے الفاظ میں یوں بیان کی جا سکتی ہے کہ ایک دوسرے کا احترام کیا جائے جو بالآخر محبت کی صورت اختیار کر لے"۔

اس کے باوجود فاضل مضمون نگار مایوس نہیں ہے وہ یہ تسلیم کرتا ہے کہ

"مشرق اوسط اور مغرب میں بہت سی باتیں مشترک ہیں۔ اور یہی مشترکہ روح ان کے باہمی اتحاد کی اساس بننی چاہیئے اشتراکی روس کے پاس مشکلات سے نجات دلانے کی ایک مکمل تجویز موجود ہے جس کی رو سے دنیا نے حقیقت میں معاشرے یا ریاست کو فرد کے مقابلے میں ایک بلند تر سطح حاصل ہو جاتی ہے۔ یہودیت۔ مسیحیت اور اسلام کی روایات کے معاشری اور قانونی پہلوؤں سے قطع نظر ان تینوں عظیم مذاہب میں انفرادی روح ہی کو اہمیت دی گئی ہے۔ اگر اشتراکیت اور مسیحیت متباین ہیں تو اسلام اور اشتراکیت میں بھی کوئی ہم آہنگی نہیں۔

اپنی بے سابقہ سرگرمی اور حقیت کے باوصف اشتراکیت میں دو بنیادی خامیاں موجود ہیں

اوّل۔ یہ نظام قطعی طور پر چل نہیں سکتا منطقی تناقض اور عملی مشکلات کے باعث اس کی عمارت زمین پر آ رہتی ہے۔

دوم۔ ان کے ہاں اعتقاد میں ایک قسم کی نخوت پائی جاتی ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ انہوں نے خدا کے حقوق غصب کر کے انسان کے حوالے کر دیئے ہیں۔

اگرچہ بظاہر یہ بڑی عجیب سی بات نظر آتی ہے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ اس طرح انہوں نے انسان کو ان حیوانوں کے درجے پر پہونچا دیا ہے جن پر پاولوف (PAVLOV) اپنے تجربات کیا کرتا تھا۔ ہٹلر کی ہزار سالہ سلطنت (REICH) کی طرح اشتراکی نظام بھی شائد اتنا مستحکم نہیں جتنا نظر آتا ہے لیکن جہاں تک موجودہ حالات کا تعلق ہے اشتراکیت کو روز بروز فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ اور یہ مغرب کے لئے ایک زبردست دعوت جنگ بن گئی ہے۔ میرا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اسلام مشرق اوسط میں اشتراکیت کا سدباب کر دے گا۔ البتہ اتنا ضرور کہوں گا کہ صرف اسلام ہی اس کا سدباب کر سکتا ہے۔ تمام اقتصادی اور عسکری امداد جمہوریت کے بارے میں یہ ساری باتیں، عہد نامے اور دھمکیاں ان کے ذریعہ مشرق اوسط کو بچانا ممکن نہیں اس علاقے کے لوگ خود ہی اپنی اسلامی تہذیب کے ذریعہ یہ کام سرانجام دے سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ تہذیب شاندار بھی ہے اور قابل توافق بھی۔ انہیں اپنی نجات کا راستہ خود ہی تلاش کرنا ہوگا اشتراکیت اور مغرب دونوں اسے یہ راہ سجھانے سے قاصر ہیں"۔

(باقی)

خطبہ جمعہ

ہمیں چاہیئے کہ ہم ہر وقت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف توجہ رکھیں اور اسی سے مدد مانگیں

اگر ہم دن میں بار بار "اللہ اکبر" کا اقرار کرنے کے بعد بھی کسی اَور کی طرف جھکیں تو یہ ہماری بڑی بدقسمتی ہوگی

جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا ذرا سا بھی جلوہ نظر آجاتا ہے وہ بجز خدا کے اَور کسی پر توکّل نہیں کرتے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز،

(فرمودہ ۳۱ر اکتوبر ۵۸ء بمقام ربوہ)

(یہ خطبہ ادارۂ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے ۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے

مسلمانوں کی راہنمائی کے لئے

اسلام میں اتنا سامان پیدا کر دیا ہے کہ اگر مسلمان تھوڑا سا بھی غور کریں۔ تو انہیں معلوم ہو کہ ان کا رستہ اتنا واضح اور نمایاں ہے کہ نصف النہار میں بھی کوئی بڑی سے بڑی سڑک اتنی نمایاں نہیں ہوتی۔ مثلاً ابھی اذان ہوتی ہے۔ یہ ہر روز پانچ وقت نمازوں میں ہوتی ہے اور پھر پانچوں وقت ان لوگوں کے لئے جو مسجد میں نمازیں پڑھتے ہیں۔ امام کی آواز ہوتی ہے یا مکبر کی آواز ہوتی ہے۔ اور ان میں قدرِ مشترک اور اہم چیز اللہ اکبر ہی ہے۔ یعنی اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے متعلق جو یہ الفاظ آتے ہیں۔ اگر مسلمان ان پر غور کرتے تو ان کی تمام مشکلات حل ہو جاتیں ساری خرابی اسی بات سے پیدا ہوتی ہے۔ کہ لوگ مُنہ سے تو کہتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے

لیکن عملی طور پر اور بہت سے لوگ ان کے ذہن میں ہوتے ہیں۔ اور بعض دفعہ تو اپنے آپ کو ہی وہ سب سے بڑا سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ کہیں کوئی بات ہو تو بجائے اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کے وہ بڑے جوش سے کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ مَیں ایسا کر دوں گا۔ مَیں ایسا کر دوں گا۔ حالانکہ اس "مَیں" کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہوتی۔ ایک دم میں ہارٹ فیل ہو جائے تو "مَیں" وہیں ختم ہو جاتی ہے۔ مگر نہ وہ مسجد کی پانچ وقت کی نمازوں میں اللہ اکبر کہنے کی کوئی قدر کرتے ہیں۔ نہ جمعہ کی نماز جو سارے شہر کے لئے ہوتی ہے اس کی

اللہ اکبر کی کوئی قدر کرتے ہیں

اور نہ امام کے اللہ اکبر کہنے کی کوئی پرواہ کرتے ہیں۔ حالانکہ امام فرائض کی ۱۷ رکعتوں میں نماز شروع کرتے ہوئے اللہ اکبر کہتا ہے اور پھر ۱۷ رکعتوں میں وہ ہر رکوع میں جاتے ہوئے اللہ اکبر کہتا ہے۔ پھر ہر سجدہ میں جاتے اور اس سے اٹھتے ہوئے اللہ اکبر کہتا ہے۔ پھر اذان میں روزانہ تیس دفعہ اللہ اکبر کی آواز سُنتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود وہ عملی طور پر دوسرے انسانوں کو اس سے بڑا سمجھتا ہے۔

ایک دفعہ

قاضی اکمل صاحب کے والد

مولوی امام الدین صاحب مرحوم جو صوفی مزاج انسان تھے۔ اور احمدیت سے پہلے بعض اَور پیروں کی بیعت کر چکے تھے۔ انہوں نے مجھ سے سوال کیا۔ کہ ہمارے پیر صاحب یہ کہا کرتے تھے کہ مجھے خدا تعالیٰ کا اتنا قرب حاصل ہے کہ مَیں عرش پر سجدہ کرتا ہوں۔ مگر احمدیت میں مجھے یہ نظارہ نظر نہیں آیا۔ مَیں نے ان کو کئی جواب دیئے مگر ان کی تسلی نہ ہوئی

آخر ایک دن مَیں نے ان سے کہا کہ دیکھئے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق کے یہ معنے ہوتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی بڑائی انسان پر ظاہر ہو جائے۔ اور وہ اس کو اپنا حقیقی کارساز سمجھنے لگ جائے۔ کہنے لگے ہاں۔ مَیں نے کہا۔ آپ جانتے ہیں حضرت صاحب کو

خدا تعالیٰ پر کتنا توکّل تھا

بغیر اس کے کہ کوئی ظاہری سامان آپ کے پاس ہوتا۔ سینکڑوں مہمان روزانہ آپ کے پاس آتے۔ اور ان تمام کے اخراجات اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی رنگ میں پورے کر دیتا کیونکہ اس کا وعدہ تھا کہ

ینصرک رجالٌ نوحی الیھم من السماء (تذکرہ ص۵۰)

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے۔ گویا صرف انہی کو وحی نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ ہر شخص جو آپ کو روپیہ دیتا تھا۔ اس کو بھی وحی ہوتی تھی اب آپ یہ بتایئے۔ کہ جن پیر صاحب کی آپ نے بیعت کی تھی۔ کیا ان کی بھی یہی حالت تھی۔ کیا ان کے اندر بھی خدا تعالیٰ پر

اس قسم کا توکّل

پایا جاتا تھا جیسے حضرت مرزا صاحب میں پایا جاتا تھا۔ وہ ہنس پڑے اور کہنے لگے آج یہ بات میری سمجھ میں آگئی ہے کیونکہ میرا جو پیر تھا۔ اور کہا کرتا تھا کہ مَیں عرش پر سجدہ کرتا ہوں۔ اس کی یہ حالت تھی کہ جب غلہ نکلنے کا وقت آتا۔ تو مریدوں کے کھیت میں جا بیٹھتا۔ کہ میرا حصہ مجھے دو۔ مَیں نے کہا بتایئے کہ کبھی مرزا صاحب بھی کسی مرید کے کھیت پر گئے تھے۔ کہنے لگے۔ نہیں۔ مَیں نے کہا۔ مُنہ سے کہہ دینا کہ مَیں عرش پر جا کر سجدہ کرتا ہوں کوئی معنی نہیں رکھتا۔ کہنے کو تو وہ یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ مَیں خدا تعالیٰ کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہوں لیکن

اصل سوال عمل کا ہے

مرزا صاحب سارا دن اندر بیٹھے رہتے تھے اور مقررہ اوقات پر باہر تشریف لاتے تھے۔ ملاقات کرنے والے جن میں بعض دفعہ بڑے بڑے امراء بھی ہوتے تھے دو دو دن تک دروازہ پر بیٹھے رہتے تھے۔ کیا آپ کے پیر کی بھی یہی حالت تھی۔ اگر یہی حالت تھی تب تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ واقعہ میں انہوں نے خدا تعالیٰ کی بڑائی دیکھ لی تھی۔ واقعہ میں وہ عرش پر سجدہ کیا کرتے تھے۔ لیکن اگر ان میں زمین پر سجدہ کرنے والوں کے برابر بھی توکّل نہیں تھا تو

عرش پر سجدہ کرنے والے

کیسے بن گئے۔ پھر مَیں نے کہا۔ دیکھئے حضرت صاحب کے پہلے خلیفہ حضرت مولوی نور الدین صاحب

اور اب میں خلیفہ ثانی ہوں۔ لیکن

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ

نے کبھی کسی سے کچھ مانگا اور نہ میں کسی سے سوال کرتا ہوں۔ کئی لوگ میرے پاس آ کر اصرار بھی کرتے ہیں۔ کہ آپ ہم کو اپنی ضرورت بتا دیں ہم اس کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن میں ہمیشہ یہی کہتا ہوں کہ میں ایسا نہیں کر سکتا۔ تم جو کچھ دے جاؤ۔ اپنی خوشی سے دے جاؤ۔ مگر میرا یہ کہنا کہ میری فلاں ضرورت ہے اس کو پورا کر دو۔ تو چاہے تمہارے کہنے پر ہی میں ایسا کہوں۔ بہرحال یہ سوال ہی ہوگا۔ اور میں سائل نہیں بننا چاہتا۔

کلکتہ کے ایک دوست تھے

وہ اب بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے زندہ ہیں اور خوب چندہ دیتے ہیں۔ اُن کی بیوی بھی مخلص ہے۔ ان کا موٹروں کا کارخانہ تھا۔ ایک دفعہ کہنے لگے جب کسی موٹر کے پرُزہ کی ضرورت پیش آ جائے۔ تو آپ ہمیں حکم دے دیا کریں۔ میں نے کہا یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ آپ کوئی چیز بھیجدیں۔ تو بھیجدیں۔ اگر ہمارے کام کی ہوگی تو استعمال کر لیں گے۔ ورنہ پھینک دیں گے۔ لیکن میں خود نہیں بتاؤنگا کہ مجھے فلاں چیز کی ضرورت ہے۔ ایک دفعہ وہ اس بات پر کچھ خفا بھی ہو گئے۔ لیکن میں نے اُن کے اصرار کے باوجود کبھی اپنی ضرورت نہیں بتائی۔ اب تو وہ کوئی اور کام کرتے ہیں۔ مگر چندہ دینے میں وہ بہت مخلص ہیں تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے جن لوگوں کو ذرا بھی خدا تعالےٰ کا جلوہ نظر آتا ہے وہ ایسے متوکل ہو جاتے ہیں کہ ان کو کسی چیز کی پرواہ ہی نہیں رہتی وہ دنیا کے لوگوں کے محتاج نہیں ہوتے بلکہ دنیا کے لوگ ان کے محتاج ہوتے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ نے ہمیں اللہ اکبر کا رستہ دکھایا ہے۔ افسوس ہے کہ مسلمان اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ ورنہ اگر

خدا سب سے بڑا ہے

تو دنیا کی حکومتیں بھی تو اس سے نیچے ہوئیں آخر سب سے بڑے کے یہ معنے تو نہیں کہ وہ فلاں جلاہے سے بڑا ہے۔ سب سے بڑے کے یہ معنے بھی نہیں ہو سکتے کہ وہ فلاں نانبائی سے بڑا ہے۔ سب سے بڑے کے یہ معنے بھی نہیں ہو سکتے کہ وہ فلاں نائی سے بڑا ہے۔ سب سے بڑے کے یہ معنے بھی نہیں ہو سکتے۔ کہ وہ فلاں زمیندار سے بڑا ہے سب سے بڑے کے یہ معنے بھی نہیں ہو سکتے کہ وہ فلاں تحصیلدار سے بڑا ہے۔ سب سے بڑے کے یہ معنے بھی نہیں ہو سکتے۔ کہ وہ فلاں ڈپٹی کمشنر سے بڑا ہے۔ سب سے بڑے کے یہ معنے بھی نہیں ہو سکتے۔ کہ وہ فلاں گورنر سے بڑا ہے۔ سب سے بڑے کے یہ معنے بھی نہیں ہو سکتے کہ وہ فلاں گورنر جنرل سے بڑا ہے۔ سب سے بڑے کے معنوں میں ساری دنیا کی حکومتیں بھی شامل ہیں۔ اور جب انسان اللہ اکبر کہتا ہے تو اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ وہ ساری دنیا کی حکومتوں سے بڑا ہے۔ لوگ کس طرح منتیں کرتے ہیں کہ ہماری سفارش کر دو۔ لیکن اگر وہ خدا کو بڑا سمجھیں تو یہ بات کیوں پیدا ہو

مجھے یاد ہے

ہمارے ایک بہت مخلص دوست تھے۔ جو ڈاکٹر تھے۔ ان پر قیام پاکستان سے پہلے ایک دفعہ کوئی کیس چل پڑا۔ وہ شوری میں کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے میں تو سمجھتا ہوں کہ خلیفۃ المسیح کا سب سے بڑا کام یہ ہے کہ وہ فوراً گورنر کے پاس جائیں اور ان کے سامنے میرے حالات بیان کریں۔ میں نے کہا میں ایسی خلافت پر لعنت بھیجتا ہوں۔ جس کا کام یہ ہو۔ کہ تمہارے لئے گورنر کے دروازہ پر جاؤں۔ خیر لوگوں میں جوش پیدا ہو گیا۔ اور انہوں نے اٹھ کر معافی مانگ لی۔ کہ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔ وہ پاکستان کے قیام تک زندہ تھے۔ پاکستان کے قیام کے بعد فوت ہوئے ہیں۔ تو یہ چیز اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہمیں عطا ہوئی ہے۔ خدا تعالےٰ نے ہمیں بتایا ہے کہ دیکھو میں سب سے بڑا ہوں۔ اگر تمہیں کوئی ضرورت پیش آئے یا تم کسی مشکل میں گرفتار ہو جاؤ تو

تم میری طرف آؤ

میں تمہاری ہر ضرورت پوری کر سکتا ہوں اور تمہاری ہر مصیبت کو دور کرنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ احادیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ ایک جنگ کے لئے باہر تشریف لے گئے۔ جب آپ واپس آئے تو ایک شخص جس کا بھائی مسلمانوں کے ہاتھوں مارا گیا تھا۔ آپؐ کے پیچھے پیچھے آیا۔ تاکہ اسے کوئی موقعہ ملے تو آپؐ کو قتل کر دے۔ لیکن مدینہ تک اسے کوئی موقعہ نہ ملا۔ جب مدینہ کے قریب آکر فوج مطمئن ہو گئی اور صحابہ آرام کرنے یا کھانا پکانے کے لئے اِدھر اُدھر پھیل گئے۔ تو آپؐ بھی ایک درخت کے نیچے لیٹ گئے۔ اور تلوار درخت سے لٹکا دی جب آپؐ لیٹ گئے تو وہی شخص آیا۔ اور اس نے آپؐ کی تلوار اٹھا لی اور آپؐ کو جگا کر کہا کہ بتائیں اب آپؐ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم

نے اسی طرح لیٹے لیٹے نہایت اطمینان اور سکون کے ساتھ فرمایا "اللہ" اس پر اس قدر رعب طاری ہوا۔ کہ اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فوراً وہی تلوار پکڑ لی اور کھڑے ہو گئے اور فرمایا۔ اب تم بتاؤ تمہیں میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے۔ کہنے لگا آپؐ ہی رحم کریں۔ تو کریں آپؐ نے فرمایا۔ کمبخت میرے منہ سے "اللہ" کا نام سنکر بھی تیرے منہ سے "اللہ" کا لفظ نہ نکلا۔ میں نے "اللہ" کہا تھا۔ تو بھی "اللہ" کہہ دیتا وہ کہنے لگا یہ طاقت آپؐ ہی کی تھی۔ میرے منہ سے تو "اللہ" کا لفظ نہیں نکلتا۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ آپ ہی اگر مجھے چھوڑ دیں تو چھوڑ دیں۔ چنانچہ آپ نے اُسے چھوڑ دیا۔ تو اللہ تعالےٰ کے مقابلہ میں کسی انسان کی کوئی طاقت نہیں۔ سب سے بڑا وہی ہے اور ہمیں ہمیشہ

اسی کے سامنے گرنا چاہئیے

اور اس سے درخواست کرنی چاہئیے۔ کہ وہ ہماری مدد کرے۔ تمام حکومتیں تمام بادشاہتیں تمام کارخانے تمام تجارتیں تمام حرفتیں تمام بڑے بڑے پیشے سب اس کے قبضہ و تصرف میں ہیں۔ ہر ایک جاندار کی جان اس کے ہاتھ میں ہے۔ جس کو چاہے زندہ رکھے اور جس کو چاہے مار دے۔ کسی انسان کی طاقت میں نہیں کہ اس کا مقابلہ کر سکے۔ گذشتہ فسادات کے دنوں میں ہی اللہ تعالےٰ نے ہمارے سلسلہ کی جس رنگ میں تائید فرمائی (جس کی تفصیل بعض پہلے خطبات میں بیان کی جا چکی ہے) اس کو دیکھتے ہوئے

کون شخص اس امر سے انکار کر سکتا ہے

کہ تمام طاقتیں اور قدرتیں اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہی ہیں اور وہ جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلت دیتا ہے۔ لیکن اگر باوجود اس کے کہ ۳۰ دفعہ اذانوں میں اور قریباً ۱۰۲ دفعہ نماز میں کہا جاتا ہے کہ "اللہ" سب سے بڑا ہے۔ پھر بھی ہم اس کا دروازہ چھوڑ کر کسی اور کے دروازہ پر جائیں۔ تو یہ ہماری کتنی بڑی بدقسمتی ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ ہم اتنے احمق ہیں کہ باوجود اس کے کہ بڑے بڑے معتبر آدمی ہمیں بتا دیتے ہیں کہ اس کھانے میں زہر ہے پھر بھی ہم اس کھانے کو کھا لیتے ہیں۔ ایسے آدمی پر کوئی بھی رحم نہیں کرے گا جس آدمی کو بڑے بڑے معتبر آدمی کہیں کہ ہم نے فلاں آدمی کو اپنی آنکھوں سے اس کھانے میں زہر ملاتے دیکھا ہے اور پھر وہ کھانا کھائے۔ تو

اس کے معنے یہ ہیں

کہ وہ بڑا ہی احمق ہے۔ وہ اگر مر جائے گا تو کوئی بھی اس پر رحم نہیں کرے گا۔ سارے لوگ یہی کہیں گے کہ اس شخص کا علاج یہی تھا۔ یہی حال ہمارا ہوگا کہ ہم اللہ اکبر اللہ اکبر سنتے ہیں۔ اور پھر بھی دوسروں کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کو بھول جاتے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم ہر وقت اللہ تعالےٰ کی طرف ہی توجہ رکھیں اور اسی سے ... مانگیں۔

ولادت خاکسار کے لڑکے عبدالکریم خاں کاٹھ گڑھی شاہد مربی انچارج مبلغ سیالکوٹ کو اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۲۳/۱۰/۵۸ بروز جمعرات فرزند عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت عبدالحکیم خاں رکھا ہے۔ نومولود چوہدری محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر مہدی محلہ گوجرہ ضلع لائلپور کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور اسے خادم دین بنائے۔ آمین۔ (خاکسار عبدالعزیز خاں کاٹھ گڑھی چک ۳۲ ضلع سرگودہا) ۳۰۵۸

اشاعتِ اسلام کے لئے نوجوانوں کا قدم تیزی اور دلیری سے آگے بڑھنا چاہیئے

مسیح موعودؑ کی بعثت کا مقصد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے دراصل حضرت سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت مقصود تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اور آپ کے خلفاء نے اپنی قیمتی متاع صرف کر کے اسلام کے استحکام اور قرآن کریم کی تعلیمات کی اشاعت کے لئے بے نظیر مساعی فرمائیں۔ اور ان بزرگ ہستیوں کے نیک اسوہ کی پیروی میں بفضلِ خدا مخلصین نے بھی خود تکلیفیں برداشت کیں لیکن دین اسلام کی تمکنت اور شریعت حقہ کے نفوذ کے لئے قربانیوں میں کمی نہیں آنے دی۔

تحریک جدید کی غرض

تحریک جدید کا آغاز اسی مقصد کے پیش نظر کیا گیا تھا۔ الحمد للہ کہ جماعت نے تکمیل اشاعت اسلام کے مقصد کے لئے قربانیوں کا نہایت شاندار اور مخلصانہ نظارہ پیش کیا۔ دنیا اس نظارہ کو کسی حالت میں بھی فراموش نہیں کر سکتی جب کہ ہمارے مقدس امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک جدید کا شروع میں اعلان فرمایا۔ اور غیر ممالک میں اشاعت اسلام اور تبلیغ قرآن کریم کے لئے ساڑھے ستائیس ہزار روپیہ کا مطالبہ فرمایا تو فدایان اسلام نے اپنے امام و پیشوا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس مطلوبہ رقم کی بجائے ایک لاکھ دس ہزار نقد پیش کر دیا اس مخلصانہ قربانی میں شامل ہونے والے وہ بھی تھے جنہوں نے اپنی ساری پونجی خدا کے دین کی اشاعت کے لئے اپنے آقا و پیشوا کے قدموں میں لا کر رکھ دی۔ کچھ ایسے بھی تھے جنہوں نے حیثیت سے بڑھ کر حصہ لیا۔ نہ صرف اسی حد تک بلکہ گزشتہ چوبیس سال سے اسلام کے یہ جانباز سپاہی اسلام کے جھنڈا کو بلند و بالا رکھنے کے لئے یہ قربانیاں کر رہے ہیں۔ بلکہ اپنے خلوص اور فدائیت میں ترقی پر ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ!

ہمارے بزرگوں کی شاندار قربانی

ہمارے بزرگوں اور ہمارے نیک آباؤ اجداد نے اس کارِ خیر میں حصہ لے کر نوجوانوں کے لئے عزت و شرف کا سامان مہیا کیا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ لیکن محض وراثتی عزت پر خوش ہو کر بیٹھ جانا نہ عقلمندی ہے اور نہ جائے فخر۔ ہاں اگر ہم بھی ان کے نقش قدم پر چل کر مہمات دین اور اسی کام ملت کے لئے اپنے عزیز اموال کی قربانی پیش کرنے میں سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔ تو یہ بات ہمارے بزرگوں آباؤ اجداد کے لئے جہاں فخر کا موجب ہو گی وہاں ہماری دائمی زندگی کا باعث بھی ہو گی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"اگر تم اپنوں اور بیگانوں میں عزت حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ تم حوصلہ اور ہمت سے کام کرو۔ اگر تم خدا تعالےٰ کے راستہ میں خرچ کرو گے تو خدا تعالےٰ تمہیں اور دے گا بس میں دونوں دفتر والوں سے کہتا ہوں کہ تم سب ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ دفتر دوم (نوجوانوں) کے متعلق میں نے بتایا تھا کہ اس کی حالت نہایت افسوسناک ہے۔ ان کا قدم پیچھے کی طرف جا رہا ہے۔ نوجوانوں کو تو بوڑھوں سے زیادہ تیز ہونا چاہیئے اور ان کا قدم تیزی سے آگے بڑھنا چاہیئے تھا۔" (خطبہ جمعہ ۱۳ دسمبر ۱۹۵۷ء)

اب نوجوانوں کو آگے آنا چاہیئے!

حقیقت یہ ہے کہ ہمارے بزرگوں سے جب قربانی کا مطالبہ (خطبہ جمعہ ۱۳ دسمبر ۱۹۳۴ء) کیا گیا تھا تو اس وقت آمدنیاں کم تھیں۔ افراد کی تعداد بھی کم تھی۔ جماعت کا طبقہ بالخصوص نوجوانوں کا طبقہ اس وقت بچپن کی حالت میں تھا۔ اور ماں باپ اور اپنے بزرگوں پر بوجھ تھا۔ لیکن اب خدا کے فضل سے آمدنیاں پہلے سے بہت زیادہ اور بڑھ چکی ہیں بچے نہ صرف جوان ہو چکے ہیں بلکہ بفضل خدا برسرِ روزگار ہیں اور معقول تجارتوں اور ملازمتوں اور دیگر کاروبار سے مالی طور پر کہیں بہتر حالت میں ہیں۔ لیکن یہ کس قدر تعجب کی بات ہے کہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں جو خالصتہً غیر ممالک میں اسلام کی اشاعت کے لئے جاری کیا گیا۔ اور جس کا مقصد غیر ملکی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کی کثرت سے اشاعت ہے اور جس کی آمد سے یورپ و امریکہ کے ممالک میں مسجدوں کی تعمیر اور دنیا کے چپہ چپہ کو اللہ اکبر کی صداؤں اور کلمہ توحید سے معمور کرنا مطلوب ہے اس نیک کام میں نوجوانوں کا حصہ ان کی آمد اور تعداد کے لحاظ سے نسبتاً کم ہے۔ حالانکہ نوجوانوں کا فرض تھا کہ وہ اپنی آمد سے بڑھ کر اور حیثیتوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے اموال کو خدا کے خلیفہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آپ کے قدموں میں لا ڈالتے اور محبت و عشق ادب و انکسار سے اپنی قربانی پیش کرتے

خدا کی راہ میں خرچ کرنا دائمی عزت ہے

عزیز نوجوان بھائیو! آؤ اور آگے بڑھو۔ یہ اموال یقیناً بڑھ جائیں گے بابرکت ہو جائیں گے۔ اور ہم ان اموال میں سے خدا کے دین کی راہ میں خرچ کریں گے خدا کی قسم خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے کمی نہیں آتی بلکہ

خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے غربت اور افلاس کی ذلت نہیں پڑتی۔ بلکہ اس سے دائمی اور ابدی عزت حاصل ہوتی ہے۔ آؤ اور اس مبارک وقت سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور خود اس مالی جہاد میں شریک ہو کر دائمی و ابدی عزت حاصل کر لو۔ اور اپنے بزرگوں اور آباؤ اجداد کی خوشی اور مسرت کا سامان بھی پیدا کر دو کہ وہ زبان حال سے پکار اٹھیں کہ الحمد للہ! ہماری اولادوں نے ہم سے بڑھ کر اسلام و احمدیت کے لئے جاں نثاری۔ مالی قربانی اور متاع عزیز کو قربان کر کے تکمیل اشاعت اسلام کے فریضہ کو احسن طور پر انجام دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔

نوٹ:۔ ہر مرد و عورت۔ جوان، بوڑھے سے وعدہ جات لے کر ان کو ثواب دارین کا مستحق بنایا جائے۔

(وکیل المال)

جلسہ سالانہ میں مہمان نوازی کے لئے والنٹیرز

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۸ء میں فرماتے ہیں:۔ "ابھی ربوہ کی آبادی اتنی نہیں کہ تمام والنٹیرز صرف ربوہ سے ہی میسر آسکیں۔ اس لئے تمام جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی جماعت کے افراد میں سے ۲۵ فیصدی افراد کو والنٹیرز کے طور پر پیش کریں اور جلسہ سالانہ سے پہلے ہی انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے دفاتر میں ان کے نام بھجوا دیں اور جب جلسہ سالانہ پر وہ لوگ پہنچیں تو آتے ہی ان لوگوں کو انصار اور خدام کے منتظمین کے سپرد کر دیں۔ تاکہ وہ ربوہ والوں کے ساتھ مل کر آنیوالے مہمانوں کی خدمت کر سکیں۔"

زعماء انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں نام دفتر مرکزیہ انصار اللہ میں بھجوا دیں۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کا لڑکا پندرہ بیس روز سے بیمار ہے۔ اب حالت زیادہ کمزور ہے، احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ لڑکے کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

محمد عاشق دفتر محاسب ربوہ

(۲) ۱۶ نومبر کو میری اہلیہ کا اپریشن ہو گیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ جلد صحت عطا فرمائے عبدالحق ناصر احمدیہ مسجد منٹگمری

(۳) بندہ بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ محمد عبداللہ خان

شاہ نواز لمیٹڈ۔ وکٹوریہ روڈ کراچی ۳

حصہ آمد کے بقایا دار اصحاب توجہ فرمائیں

حصہ آمد کے جو موصی اصحاب بقایا دار ہیں۔ ان میں سے ایک معقول تعداد ایسے اصحاب کی ہے جنہوں نے اپنے بقایوں کی ادائیگی کے لئے دفتر سے خط و کتابت کر کے ادائیگی بقایا کیلئے ماہوار اقساط مقرر کر رکھی ہیں۔ اور مجلس کارپرداز نے ان کی پیش کردہ اقساط کو اس شرط پر منظور کیا ہوا ہے کہ وہ اس کے ساتھ ماہوار حصہ آمد بھی ادا کرتے جائیں گے تاکہ بقایا بڑھنے نہ پائے۔ بلکہ ہر ماہ کم ہوتا جائے۔ بعض احباب مجلس کارپرداز کی ایسی منظوریوں سے پورے طور پر فائدہ اٹھا رہے ہیں اور اپنے ذمہ کے بقایا کو کم سے کم کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اس طرح جہاں ان کے اموال سے سلسلہ کو فائدہ پہنچ رہا ہے وہاں خود ان کے لئے بھی یہ بات خیر و برکت کا موجب ہو رہی ہے کہ وہ اپنے ایک بوجھ کو بتدریج ہلکا کر کے اپنی گذشتہ کوتاہیوں کی تلافی کر رہے ہیں۔

مگر ایک معقول تعداد ایسے اصحاب کی بھی ہے جو باوجود بقایوں کی ادائیگی کے لئے اقساط مقرر کرانے کے اپنے عہد سے پوری طرح سبکدوش نہیں ہو رہے اور ایسے بھی ہیں۔ جن کا بقایا پہلے سے بھی بڑھ گیا ہے۔ وہ یا تو صرف بقایا ادا کر رہے ہیں۔ اور ماہوار حصہ آمد کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں کرتے اور یا ماہوار حصہ آمد باقاعدگی سے ادا کر رہے ہیں۔ اور بقایوں میں مقرر کردہ اقساط باقاعدہ ادا نہیں کر رہے۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ ان کے ذمہ بقایوں کی رقوم یا تو بدستور کھڑی ہیں۔ یا ان میں اضافہ ہو رہا ہے اس کے علاوہ کچھ دوست ایسے بھی ہیں۔ جو نہ بقایا ادا کر رہے ہیں۔ اور نہ ماہوار حصہ آمد اگر انکے جذبات کا لحاظ مدنظر نہ ہو۔ اور ان کی تشہیر کا خوف نہ ہو تو دل چاہتا ہے۔ کہ ایسے ہر سہ قسم اصحاب کی ماہوار فہرست شائع کر دی جایا کرے۔ کیونکہ اول تو انہوں نے برضا و رغبت اپنی آمد کی وصیت کی۔ اور پھر غفلت سے بقایا دار بنے۔ مزید برآں اس بقایا کی ادائیگی کے لئے خود ہی ماہوار اقساط کی صورت پیش کر کے اسے پورا کرنے کی کوشش نہ کی اور اس طرح دوہرے الزام کے نیچے آئے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ وصیت کا قانون حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بنایا ہوا قانون ہے۔ اور الٰہی حکم کے ماتحت ہے۔ اس کا بقایا کسی صورت میں معاف نہیں ہو سکتا بلکہ چھ ماہ سے زائد عرصہ کا بقایادار ہونے کی صورت میں وصیت قابل منسوخی ہو جاتی ہے۔ اس لئے جو دوست بقایا دار ہو کر معافی بقایا کے لئے درخواستیں کرتے ہیں۔ ان کو سمجھ لینا چاہیئے کہ ان کی درخواستیں قابل منظوری نہیں ہیں۔ اور صدر انجمن احمدیہ یا حضرت خلیفۃ وقت ان کے ذمہ کے بقایا کو معاف نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ ان چندوں کے بقایادار نہیں ہیں۔ جو انجمن نے یا خلیفۂ وقت نے مقرر کئے تھے۔ بلکہ وہ اس چندہ کے بقایا دار ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جاری فرمایا اور جس کی باقاعدہ ادائیگی کا عہد انہوں نے خود اللہ تعالیٰ سے وصیت لکھتے وقت کیا تھا۔

پس حصہ آمد کے بقایادار اصحاب کو بہت زیادہ ہشیار اور بیدار ہونے اور بیدار رہنے کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنے بقایوں کو صاف اور بیباق کرنے کی باقاعدگی کے ساتھ کوشش کرتے رہیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

السابقون الاولون کی انیس ۱۹ سالہ کتاب چھپ رہی ہے

نصرت آرٹ پریس کے کارکنان اور اس کے مینیجر مولوی محمد احمد صاحب جلیل پوری تندہی سے مصروف عمل ہیں کہ

سابقون الاولون کی انیس ۱۹ سالہ کتاب جلسہ سالانہ سے پہلے منصۂ ظہور میں آ جائے اس لئے وہ احباب جو بقایا دار ہیں۔ اگر ان کا بقایا ایام طباعت میں مرکز میں آگیا تو دفتر کوشش کرے گا۔ کہ ان کا نام بھی فہرست کے آخر میں شائع ہو جائے۔

(برکت علی خان سابق وکیل المال تحریک جدید)

۴۔ سب دوگنے تگنے ہو جائیں"۔

نوٹ:۔ فارم برائے تکمیل جماعتوں میں ارسال کئے جا چکے ہیں۔ مہربانی فرما کر جلد از جلد وعدہ جات حاصل کر کے مرکز کو مطلع فرماویں۔

(وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

تحریک جدید کی غرض و غایت اور اسکی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید سال ۲۵ کا اعلان بموقعہ اجتماع انصار اللہ بتاریخ ۲۵؍۱۰ فرما دیا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہم خوشی اور بشاشت سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیوں کے لئے آگے بڑھیں اور پہلے سے بڑھ چڑھ کر اسلام کی اشاعت کیلئے اپنے وعدہ جات لکھوائیں یہ الٰہی تحریک ہے اس پر لبیک کہنا اور عملاً اس میں حصہ لینا اور دیتے جانا یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنا اور اس کی رضا و قرب کو حاصل کرنا ہے حضور فرماتے ہیں:۔

الٰہی تحریک

"بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی۔ اور میں نے جماعت کے سامنے پیش کر دی۔ پس میری تحریک خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے"۔ پھر اس تحریک کی تعریف میں آپ فرماتے ہیں:۔

تحریک جدید کی تعریف

"تحریک جدید در حقیقت نام ہے۔ اس جد و جہد کا جو ایک احمدی کو احمدیت اور اسلام کی اشاعت کے لئے کرنی چاہیئے"۔ "تحریک جدید نام ہے اس کوشش اور سعی کا جو اسلامی شعار اور اسلامی اصول کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے ہماری جماعت کے ذمہ لگائی گئی ہے۔ تحریک جدید نام ہے اس جد و جہد کا جو اسلام اور احمدیت کے احیاء کے لئے ہر احمدی پر واجب ہے"۔

حضور فرماتے ہیں:۔

تحریک جدید کے اجراء کی غرض

"ہماری دلچسپی صرف اس میں ہے کہ دنیا کے کونے کونے میں اسلام کی تبلیغ پھیل جاوے اور پھر اسلام تمام ادیان پر غالب آ جائے جس طرح کہ وہ قدیم ایام میں غالب تھا۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اور اسی کام کے لئے تحریک جدید کو جاری کیا گیا ہے اور یہی کام ہر مسلمان پر واجب قرار دیا گیا ہے"۔ (خطبہ جمعہ ۷؍ دسمبر ۱۹۵۰ء)

اس تحریک میں حصہ لینا آپ نے ہر فرد کے لئے ضروری قرار دیا۔ چنانچہ فرمایا:۔

ہر فرد کی شمولیت کی ضرورت

"یہ تحریک کسی خاص گروہ سے مختص نہیں بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔ جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا۔ ہم اسے احمدیت اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ اسلام کی خدمت اور احمدیت کی اشاعت کے لئے کچھ خرچ کرے اس کا اسلام لانا یا احمدیت قبول کرنا محض بیکار ہے" (خطبہ جمعہ ۷؍ نومبر ۱۹۵۲ء)

وعدہ جات کے حصول کی ذمہ داری

حضرت اقدس کے ان ارشادات کی روشنی میں اب جہاں ہر احمدی مرد و عورت کا یہ فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے وہاں جماعت کے عہدیداروں کا بھی فرض ہے کہ وہ احباب سے وعدہ جات اور ان کی وصولیوں کا خاطر خواہ انتظام کر کے رقوم جلد از جلد مرکز میں ارسال کریں۔

حضور فرماتے ہیں:۔

"ہر احمدی فرد ہر سیکرٹری اور پریذیڈنٹ اور بارسوخ آدمی کا فرض ہے کہ (i) وہ جماعت کے تمام افراد میں تحریک کر کے ان سے تحریک جدید کے وعدے لے۔ (ii) ان وعدوں کی اطلاع مرکز کو دے۔ (iii) پھر ان کی وصولی کے لئے پوری کوشش کرے"۔

صدقہ جاریہ

فرماتے ہیں:۔ "اگر تم سمجھتے ہو کہ جنت کو حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کے فضل کی ضرورت ہے۔ تو اس کا فضل اسی صورت میں حاصل ہو سکتا کہ تم تحریک جدید میں حصہ لو۔ تحریک جدید ایک مستقل صدقہ جاریہ ہے۔ جو لوگ اس میں حصہ لیں گے۔ وہ اس تبلیغ دین کے ذریعہ جو ان کے روپیہ سے ہوتی رہے گی اپنی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب حاصل کرتے چلے جائیں گے"۔

دفتر دوم کے متعلق ہدایات

دفتر دوم میں حصہ لینے والے نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔ "اگرچہ ہمارے نوجوان تنخواہوں کے لحاظ سے پہلوں سے بڑھ گئے ہیں۔ لیکن ان کے تحریک جدید کے وعدے کم ہیں اور وصولی اور بھی کم ہے۔ اگر جماعت کے افراد اپنے فرائض کو ادا کرتے تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ موجودہ تحریک جسے دفتر دوم کہتے ہیں پانچ چھ لاکھ تک نہ پہنچ جاتی۔ لیکن بات یہ ہے کہ جماعت کے ہر فرد سے وعدہ نہیں لیا جاتا۔ اگر جماعت کے ہر مرد و عورت۔ جوان بوڑھے سے وعدے لئے جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ تحریک جدید کے وعدے موجودہ وعدوں سے

ایسے مہاجرین کو جلد معاوضہ دیا جائیگا جن کے دعاوی معقول ہیں

مہاجرین کی آبادکاری کے متعلق عنقریب آرڈیننس جاری کیا جائیگا

کراچی ۱۹ نومبر معلوم ہوا ہے کہ مہاجرین کی آبادکاری وبحالی کے لئے پروگرام کے تحت ایسے مہاجرین کو دوسروں پر ترجیح دی جائے گی جنہوں نے اپنی متروکہ املاک کے معقول دعوے دائر کئے ہیں

مزید معلوم ہوا ہے کہ اعلیٰ حکام مہاجرین کی آبادکاری کے مسئلہ کے مختلف پہلوؤں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ایک مسودہ آرڈیننس پر غور کر رہے ہیں۔

باخبر ذرائع کے مطابق زیادہ حاجتمند مہاجرین سے ترجیحی سلوک کا فیصلہ اس حقیقت کے پیش نظر کیا گیا ہے کہ ان کے مسائل زیادہ اہم ہیں۔ معاوضہ کی حتمی ادائیگی سے پیشتر تمام دعاوی کی اچھی طرح چھان بین کی جائے گی جن لوگوں نے مبالغہ آمیز دعاوی منظور کرائے ہیں۔ ان کی از سرنو پڑتال تو اور بھی زیادہ ضروری ہے تاکہ وہ اپنے معمولی نقصان کے عوض غیر معمولی رقوم وصول نہ کر سکیں۔ مرکزی وزیر بحالیات لفٹنٹ جنرل محمد اعظم کل رات مغربی پاکستان کے دورے پر روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ مختلف حکام سے کوٹری براج کے علاقہ میں مہاجر کاشتکاروں کی آبادکاری کے متعلق اپنے پروگرام پر تبادلہ خیال کریں گے۔

روس کے صدر کا دورہ نیپال

کھٹمنڈو ۱۹ نومبر۔ روس کے صدر ورو شلوف آئندہ جنوری میں نیپال کا دورہ کریں گے گزشتہ جولائی میں نیپال کے شاہ مہندرا نے اپنے قیام ماسکو کے دوران صدر روس کو نیپال آنے کی دعوت دی تھی۔ جسے انہوں نے قبول کر لیا تھا

روس کے بائیس ماہرین آئندہ ہفتے کھٹمنڈو پہنچ رہے ہیں۔ یہ ماہرین نیپال کے ترقیاتی مسائل کا جائزہ لیں گے۔ اور صدر وروشلوف کے نیپال پہنچنے سے پہلے ایک منصوبہ مرتب کریں گے۔ آج یہاں ایک مقامی اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ روس نیپال کو ۵ کروڑ روپے کی امداد دے گا۔ لیکن سرکاری ذرائع نے اس کی توثیق کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

کراچی میں ہیضہ کی وبا پر قابو پا لیا گیا

لیاری میں صفائی اور ٹیکے لگانے کی مہم بدستور جاری ہے

کراچی ۱۹ نومبر۔ وفاقی دارالحکومت کے مضافاتی علاقہ لیاری میں ہیضہ نے وبائی صورت اختیار کر لی تھی۔ اب اس پر پوری طرح قابو پا لیا گیا ہے۔ اس علاقہ میں ۱۲ افراد اس موذی مرض کی نذر ہو گئے تھے۔ لیکن گزشتہ ۳۶ گھنٹوں میں یہاں ہیضے کا کوئی کیس نہیں ہوا۔

اس علاقہ میں ہیضہ کے وبائی صورت اختیار کرنے کی اطلاع پاتے ہی مرکزی وزیر صحت لفٹنٹ جنرل برکی نے اس علاقے کا معائنہ کیا تھا۔ اور انسدادی اقدامات تیز کرنے کی ہدایت کی تھی۔ مقامی محکمہ صحت نے وسیع پیمانہ پر ٹیکے لگانے کی مہم شروع کی جو بڑی تیزی سے جاری ہے۔ اب ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کی انجمن کے نمائندوں نے مقامی مارشل لاء سے استدعا کی ہے کہ انہیں متاثرہ علاقے میں امدادی مرکز جاری کرنے کی اجازت دی جائے۔

لیاری کے علاقہ کو ممنوعہ قرار دیدیا گیا ہے اس علاقہ کے لوگوں کو دوسرے علاقہ کے افراد سے ملنے جلنے کی اجازت نہیں اور نہ ہی دوسرے علاقوں سے لوگ اس علاقہ میں جا سکتے ہیں۔ وسیع پیمانہ پر ٹیکے لگانے کی مہم تیزی سے جاری ہے اور صرف کل ۶۰ ہزار آٹھ سو چھپن افراد کو ہیضے کی روک تھام کے ٹیکے لگائے گئے۔ ٹیکے لگانے کی مہم میں ڈو میڈیکل کالج کے سینئر طلباء بھی حصہ لے رہے ہیں۔

لیڈر بقیہ ۳

اس آخری عبارت سے فاضل مضمون نگار کا یہ مطلب ہے کہ مشرق اوسط میں روس کے مقابلہ میں امریکہ کی کامیابی کا صرف یہ طریق ہے کہ وہ ان ممالک کو ایک طرف تو اپنی ثقافت میں مضبوط سے مضبوط تر بننے کا موقعہ دے اور مغربی تہذیب ان پر ٹھونسنے کی کوشش نہ کرے۔ اور دوسری طرف نہایت ہمدردانہ طریق سے انہیں بھاری صنعتوں کا حقہ ترقی کرنے کے ذرائع بہم پہنچائے اور یہ اس طرح کیا جائے کہ وہ اس کو خیرات نہ سمجھیں۔

فاضل مضمون نگار کے خیال میں روسی نظریات امریکی نظریات سے مسلمان اقوام کیلئے کم قابل قبول ہیں۔ مگر روس مشرقی اقوام کی ذہنیت کو اس سے زیادہ سمجھتا ہے اور اس نے ایسے منصوبہ پر عمل کیا ہے۔ جو اس ذہنیت کے مطابق ہے۔ اس لئے وہ کامیاب ہے اگر امریکہ بھی روسی طریق کار کو اختیار کرے۔ اور اسلامی ثقافت کے ارتقا میں حائل نہ ہو تو مشرق اوسط قدرتاً روسی اشتراکیت کے خلاف مضبوط قلعہ کی صورت اختیار کر سکتا ہے

اس فاضلانہ مضمون سے اپنے تعلق میں مسلمان اقوام کو جہاں روس اور امریکہ دونوں کی ذہنیت کا پتہ چلتا ہے۔ وہاں خود مسلمان اقوام کو بھی اپنے متعلق غور وفکر کا موقع بہم پہنچتا ہے اور وہ یہ ہے کہ مسلمان اقوام کو خود اسلام کے متعلق کیا موقف اختیار کرنا چاہئے اس فکر وغور کا نتیجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتا کہ اسلامی ممالک کے مسلمان اہل علم حضرات کو چاہئیے کہ وہ اسلام کے حقیقی نظریات یعنی روحانی پہلو کو علم وعمل کے ذریعہ مغرب کے ملحدوں اور مشرکوں کے سامنے قابل قبول صورت میں پیش کریں۔

بات یہ ہے کہ امریکہ اور روس اسلام کو اپنے اپنے نظریات کے فروغ کے لئے بطور ایک ہتھیار کے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے دونوں کی غرض یہ ہے کہ اپنی اپنی جگہ وہ اسلامی ممالک پر دوسرے کے علی الرغم بلا شرکت چھا جائے۔ فاضل مضمون نگار نے اسلامی ثقافت کے صرف مادی استحکام پر غور کیا ہے۔ اور وہ اپنی مغربی ذہنیت کی وجہ سے یہی کر سکتے تھے اب یہ کام مسلمان اہل علم حضرات کا ہے کہ وہ امریکہ اور روس دونوں کے مادی نظریات کے مقابلہ میں اسلامی نظریات کو پیش کریں۔ جن کی بنیاد وحدت۔ رسالت اور معاد پر ہے۔ اسلامی ممالک اس وقت بیشک مادی ترقیات کے مقتضی ہیں اور چاہیئے کہ یورپ سے جس قدر فوائد اس لحاظ سے حاصل ہو سکیں حاصل کئے جائیں۔ لیکن اس کے لئے ہمیں اسی رو میں نہیں بہ جانا چاہیئے جس میں آج امریکہ اور روس بہ رہے ہیں۔ بلکہ ہمیں چاہیئے کہ ہم انہیں اسلام کی تعلیمات سے روشناس کرائیں اور جس الحاد اور شرک میں وہ مبتلا ہیں اس سے انہیں نجات دلائیں۔

یہ ایک نہایت عظیم موقعہ ہے اور اگر مسلمان اہل علم حضرات نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا تو دنیا کی اس تباہی کی ذمہ داری ان پر بھی عائد ہو گی۔ جو خالص بے خدا مادی زندگی کی وجہ سے روس اور امریکہ اس پر لانے کیلئے تلے ہوئے ہیں۔

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس	گیارھویں سروس	بارھویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸½	۱۰	۱۰½	۱۱½	۱۳	۱۴½	۱۶
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۴½	۵½	۷	۸½	۹½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶	
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵¾	۱۰½	۱۵¾									
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۱۵¾									

نوٹ:۔ لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔ جنرل مینجر

تبلیغ ہدایت

مصنفہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا

چھٹا ایڈیشن جو اگست کے آخر میں چھپا تھا

قریب الاختتام ہے

اور بفضلہ تعالیٰ اس کا ساتواں ایڈیشن بڑی آب و تاب کے ساتھ پھر چھپ رہا ہے احباب کو چاہیئے کہ اس دُرِّ گرانبہا کو جلد سے جلد منگوا لیں ورنہ آٹھویں ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوئے مسیحیت و مہدویت کی تائید میں بہترین دلائل و براہین کا یہ لاجواب اور اچھوتا مجموعہ اس لائق ہے کہ دوست اسے خود بھی پڑھیں اور اپنے اہل و عیال کو بھی پڑھوائیں اور اس کے بعد غیر از جماعت اصحاب کو بھی اس کا مطالعہ کروائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے نہایت ہی خوشگوار اور بہترین نتائج برآمد ہوں گے۔ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ حجم پونے چار سو صفحہ۔ جلد خوبصورت اور مضبوط ہے۔ مگر باوجود ان گوناگوں خوبیوں کے قیمت صرف اڑھائی روپیہ ہے۔ اور سَو کے خریدار سے دو روپیہ فی جلد ہی جائے گی۔

ملنے کا پتہ:۔ **احمدیہ کتابستان ربوہ (جھنگ)**

کف ایکس

کھانسی۔ نزلہ و زکام کی بہترین دوا

KOFEX

بامیکس

زود اثر تسکین بخش

ہر قسم کی درد دُور کرنے والا بام

BAMEX
A SOOTHING BALM

آزمودہ اور مقبول دوائیں

OMAR

سن شائن گرائپ واٹر

بچوں کی صحت اور تندرستی کا ضامن

SUNSHINE GRIPE WATER
F. OMAR PHARMACEUTICALS (PAKISTAN)

الیف عمر فارمیسوٹیکلز۔ پاکستان

حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کا قائم کردہ دواخانہ

حب اطہرا (رجسٹرڈ)

قدیمی۔ اوّلین۔ شہرہ آفاق۔ فی تولہ ۱۲ مکمل کورس ۱۱ تولہ ۱۲/۱۲

دوائی خاص

عورتوں کی اندرونی شکایت کا مکمل علاج -/۳ روپے

مفید النساء

ایام کی بے قاعدگی کی دوا ۱/۸ روپے

تریاق اولاد گولیاں

سو فیصدی مجرب دوا ۱/۹ روپے

زنانہ علاج

ہر قسم کی پوشیدہ زنانہ بیماری کا مکمل اور تسلی بخش علاج۔ شدید سے شدید اندرونی امراض کی تشخیص اور معائنہ کا مکمل انتظام۔ بظاہر لا علاج تکلیف کا بغیر اپریشن

— علاج —

خود تشریف لاسیئے یا مفصل خط لکھیئے!

حب جند

ہسٹریا۔ مالیخولیا۔ اور دماغی پریشانیوں کا واحد علاج! مکمل کورس -/۴ روپے

حب مسان

بچوں کے سوکھے کا علاج -/۴/۱ روپے

بچوں کی چوسنی

دانتوں کے نکلنے کی دوا ۱/۱۲ آنے

زوجام عشق

لاثانی ٹانک ساٹھ گولی -/۱۲ روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز۔ گوجرانوالہ

عرق شفاء

ضعف جگر و تلی و بے قاعدگی ماہواری سے عورت کا رنگ پھول جائے۔ اولاد بھی بند ہو جائے سب کو اکسیر ہے۔ فی بوتل پانچ روپے۔

دواخانہ حکیم رحمت اللہ قادیان والہ

غلہ منڈی ربوہ۔ جھنگ

ہر مسلمان کا فرض

ہے کہ اپنے آپ کو پاک، صاف رکھے اور حتی الوسع خوشبو بھی استعمال کرے اور جمعہ کے روز تو خوشبو لگانا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ یہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت ہے۔

اگر آپ اس سنّت پر عمل کرنے کے خواہشمند ہیں تو ایسٹرن پرفیومری (رجسٹرڈ) ربوہ کے تیار شدہ عطر حنا۔ موتیا۔ گلاب۔ گل۔ شبو۔ رات کی رانی۔ سہاگ۔ ونیٹ۔ شامی۔ مشک۔ کشمیر۔ روز۔ یاسمین۔ نشاط۔ اپالو وغیرہ استعمال کریں۔

کریم میڈیکل ہال

گول منشی محلہ۔ لائلپور

پیٹنٹ انگریزی و دیسی ادویات و ٹیکہ جات

ارزاں نرخ۔ انگریزی نسخہ جات

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

نہایت باموقع قابل فروخت دکانیں

غلہ منڈی ربوہ میں چار دکانوں کا ایک سیٹ جس کے آگے کھلا پلاٹ بھی ہے قابل فروخت ہے۔ اس وقت ان دکانوں سے چالیس روپیہ ماہوار کرایہ وصول ہو رہا ہے۔ نہایت باموقع اور نفع مند جائداد ہے۔ خواہشمند احباب پتہ ذیل پر خط و کتابت کے ذریعہ سودا طے کر لیں۔

(ل۔ معرفت نظارت امور عامہ ربوہ)

ڈاکٹر کی ضرورت

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے زیر انتظام جاری کردہ "فضل عمر ڈسپنسری" کے لئے ایک پورے وقت ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ڈاکٹر کو ۲۵۰-۱۵-۴۰۰ کے سکیل میں مقرر کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ پرائیویٹ پریکٹس کی بھی اجازت ہوگی۔ خواہشمند حضرات اپنے امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ درخواست درج ذیل پتہ پر بھجوائیں۔

محمد جمیل چغتائی معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی ۱/۲/۷ لالوکھیت کراچی ۱۹

نئے دانت بنوانے اور بغیر درد کے نکلوانے اور عینکوں کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں۔ ڈاکٹر شریف احمد دندان ساز نزد صدر چونگی چنیوٹ